Journal of World Religions and Interfaith

ISSN: 2958-9932 (Print), 2958-9940 (Online)

Details: Vol. 5, Issue 1, Spring (January-June) 2026, PP. 78-90

HEC Recognition. no. 2(27) HEC/R&ID/RJ/24/630, Date: 16/4/2025, https://www.hec.gov.pk/english/services/faculty/journals/Pages/default.aspx

Journal homepage: https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih

Issue: https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih/issue/view/305

Link: https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih/article/view/4411

Publisher: Department of World Religions and Interfaith Harmony, the Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

Title The Role of Media: An Analysis of Biases and the Representation of Minorities in the Construction of Religious and National Narratives

Author (s): Syeda Mahjbeen
PhD Research Scholar, Institute of Islamic Studies, Muslim Youth University, Islamabad, Pakistan

Received on: 31 January, 2026
Accepted on: 21 March, 2026
Published on: 31 March, 2026

Citation: Mahjbeen, Syeda. (2026). The Role of Media: An Analysis of Biases and the Representation of Minorities in the Construction of Religious and National Narratives. *Journal of World Religions and Interfaith Harmony*, *5*(1), 78–90. Retrieved from https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih/article/view/4411

Publisher: The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

Journal of World Religions and Interfaith Harmony by the Department of World Religions and Interfaith Harmony is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

JWRIH 05:01 (2026) pp. 78-90 ISSN: 2958-9932

میڈیا کا کردار: مذہبی اور قومی بیانیے کی تشکیل میں تعصبات اور اقلیتوں کی نمائندگی کا تجزیہ

The Role of Media: An Analysis of Biases and the Representation of Minorities in the Construction of Religious and National Narratives

Syeda Mahjbeen
PhD Research Scholar, Institute of Islamic Studies, Muslim Youth University, Islamabad, Pakistan,
syedamahjbeen25@gmail.com.

Abstract

This study critically analyzes the function of media in building religious and national narratives, emphasizing the impact of media biases on the depiction of minorities within these discourses. In modern civilizations, media serves not just as a means of communication but also as a formidable force in social construction, adept at shaping identities, legitimizing ideologies, and swaying public perception. This research examines how media narratives both traditional and digital reflect, repeat, and occasionally strengthen systemic prejudices and exclusionary ideologies targeting minority populations. The study examines the intersection of religious and nationalist attitudes within media discourse through a multidisciplinary framework that integrates media studies, sociology, and political communication. Utilizing framing and discourse analysis, it elucidates the fundamental patterns of bias that favor dominant majorities while disenfranchising ethnic, religious, and cultural minorities. Case studies from many global contexts including Islamophobia in Western media, Hindu nationalist narratives in Indian media, and the representation of refugees and migrants in European demonstrate the international aspect of this issue. The study contends that biased media coverage fosters the normalcy of exclusion and prejudice, influencing public attitudes that perpetuate structural inequality. The media frequently depicts minorities via limited perspectives of conflict, extremism, or victimization, so perpetuating stereotypes and validating nationalist or religious supremacy. The study emphasizes the significance of ethical journalism, inclusive reporting, and media literacy as crucial strategies to combat these prejudices. Encouraging diversity in media organizations and making sure that minority opinions are heard fairly are important steps toward making the media more open and democratic. The results show that the media's job is not just to inform, but also to promote understanding, tolerance, and living together in societies that are becoming more diverse..

Keywords: Media Bias, Minority Representation, Religious Narratives, Nationalism, Inclusive Journalism.

تعارف

میڈیا عصرِ حاضر کا سب سے طاقتور ذریعہ ابلاغ ہے جو معاشرتی، مذہبی، اور قومی بیانیوں کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ جدید دنیا میں میڈیا نہ صرف معلومات کی ترسیل کا وسیلہ ہے بلکہ یہ سماجی اقدار، نظریات، اور عقائد کی تشکیلِ نو کا ایک فعال محرک بھی بن چکا ہے۔ کسی بھی معاشرے کے سیاسی، مذہبی، اور ثقافتی رجحانات میں میڈیا کی پیش کش، زبان، اور اندازِ رپورٹنگ عوامی شعور کو متاثر کرتے ہیں۔ یوں میڈیا محض خبر دینے کا ذریعہ نہیں رہا بلکہ ایک ایسا ادارہ بن گیا ہے جو قوموں کے فکری و نظریاتی ڈھانچے کو تشکیل دیتا ہے۔ مذہبی اور قومی بیانیوں کی تشکیل میں میڈیا کا کردار نہایت اہم مگر مشکل ہے۔ میڈیا مخصوص نظریات، عقائد، یا سیاسی مفادات کے تحت ایسا بیانیہ تشکیل دیتا ہے جو معاشرتی ہم آہنگی کے بجائے تقسیم، تعصب، اور غلط فہمیوں کو فروغ دیتا ہے۔ خصوصاً اقلیتوں کی نمائندگی کے حوالے سے میڈیا کا کردار اکثر جانبدارانہ رہا ہے، جس کے نتیجے میں معاشرے میں مذہبی تفریق اور سماجی تعصبات کو تقویت ملتی ہے۔ میڈیا کی یہ روش نہ صرف اقلیتوں کے خلاف منفی تاثرات پیدا کرتی ہے بلکہ قومی وحدت اور سماجی انصاف کے اصولوں کو بھی مجروح کرتی ہے۔

پاکستان سمیت دنیا کے کئی ممالک میں میڈیا مذہبی و قومی شناختوں کو تشکیل دینے میں فعال کردار ادا کرتا ہے۔ تاہم یہ کردار اکثر غیر متوازن رہتا ہے، جہاں اکثریتی گروہ کی ترجیحات کو ترجیح دی جاتی ہے اور اقلیتوں کی آوازیں پسِ منظر میں چلی جاتی ہیں۔ اس پس منظر میں اس موضوع کا مطالعہ ناگزیر ہے تاکہ یہ جانا جاسکے کہ میڈیا بیانیہ سازی کے عمل میں کس حد تک تعصب کا مظاہرہ کرتا ہے، اور یہ تعصبات اقلیتوں کی نمائندگی اور معاشرتی ہم آہنگی پر کس طرح اثر انداز ہوتے ہیں۔ میڈیا عصرِ حاضر کی سب سے طاقتور قوت بن چکا ہے۔ یہ نہ صرف خبر رسانی کا ذریعہ ہے بلکہ عوامی شعور، مذہبی و قومی شناخت، اور سیاسی رجحانات کی تشکیل میں ایک فعال محرک بھی ہے۔ موجودہ دور میں میڈیا کے ذریعے جو معلومات عوام تک پہنچتی ہیں وہ ان کے نظریات، عقائد، اور رویوں پر گہرے اثرات ڈالتی ہیں۔ ارسطو نے ابلاغ کے فن کو انسانی معاشرت کی تشکیل کا بنیادی جز قرار دیا تھا، اور آج کے دور میں میڈیا اس نظریے کی عملی تصویر بن چکا ہے۔ میڈیا کے کردار کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اسے صرف معلوماتی ادارہ نہ سمجھیں بلکہ اسے ایک "آئینہ" تصور کریں جو سماج کی ترجیحات، مفادات، اور طاقت کے توازن کو منعکس کرتا ہے۔ جیسا کہ معروف ماہرِ ابلاغیات مارشل میکلوہن نے کہا:

"The medium is the message"[1]

ترجمہ: یعنی پیغام کی نوعیت وہی ہوتی ہے جو ذریعہ ابلاغ طے کرتا ہے

میڈیا مذہبی اور قومی بیانیوں کی تشکیل میں فعال کردار ادا کرتا ہے۔ یہ کردار کبھی مثبت ہوتا ہے، جب میڈیا قومی یکجہتی، مذہبی رواداری اور انصاف کو فروغ دیتا ہے، لیکن اکثر یہ کردار منفی رنگ اختیار کرلیتا ہے، جب مخصوص سیاسی یا مذہبی گروہوں کے مفادات کے تحت تعصب، تفریق، یا نفرت پر مبنی بیانیے تشکیل دیے جاتے ہیں۔ اسلامی معاشروں میں مذہب نہ صرف عقیدہ بلکہ اجتماعی زندگی کا بنیادی ستون ہے۔ میڈیا جب مذہب کو رپورٹ یا پیش کرتا ہے تو وہ محض مذہبی معلومات نہیں دیتا، بلکہ ایک مخصوص مذہبی تصور یا تشخص تشکیل دیتا ہے۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ [2]

---

[1] Marshall McLuhan, *Understanding Media: The Extensions of Man* (New York: McGraw-Hill, 1964), 15.

[2] القرآن 135:4

Al- Quran 4: 135

ترجمہ: یعنی انصاف پر قائم رہو اور گواہی صرف اللہ کے لیے دو۔

میڈیا کی اخلاقی ذمہ داری بھی اسی قرآنی اصول پر قائم ہے کہ وہ رپورٹنگ میں انصاف، دیانت، اور غیر جانب داری سے کام لے۔ تاہم عملی طور پر میڈیا اکثر مذہب کو ایک سیاسی آلے کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ مختلف مذہبی مکاتبِ فکر کی نمائندگی میں عدم توازن پایا جاتا ہے۔ مثلاً، ایک ہی مذہبی واقعے یا تنازعے کو مختلف چینلز اپنے نظریاتی رجحان کے مطابق پیش کرتے ہیں۔ نتیجتاً عوامی رائے متاثر ہوتی ہے اور معاشرتی تفرقہ جنم لیتا ہے۔ جیسا کہ پاکستانی محقق ڈاکٹر مہدی حسن نے اپنی کتاب Mass Media in Pakistan میں لکھا:

"میڈیا ریاستی پالیسی اور مذہبی نظریات کے دباؤ میں آکر اکثر ایک مخصوص بیانیہ تشکیل دیتا ہے جو حقیقت کے ایک رخ کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتا ہے۔"[3]

مذہبی بیانیے میں میڈیا کا کردار اس وقت زیادہ واضح ہوتا ہے جب مذہبی تنازعات یا اقلیتوں کے مذہبی معاملات کی کوریج کی جاتی ہے۔ بھارت، پاکستان، اور مشرقِ وسطیٰ کے ممالک میں اکثر میڈیا مذہب کو قومی سیاست سے جوڑ دیتا ہے، جس کے نتیجے میں مذہب ایک روحانی عقیدہ کے بجائے سیاسی ہتھیار بن جاتا ہے۔

قومی بیانیے کی تشکیل میں میڈیا کا کردار

قومی بیانیہ وہ فکری و نظریاتی سانچہ ہے جو کسی قوم کی اجتماعی شناخت، تاریخی شعور، اور مقصدِ وجود کو ظاہر کرتا ہے۔ میڈیا اس بیانیے کو تشکیل دینے میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ بینیڈکٹ اینڈرسن نے اپنی مشہور تصنیف Imagined Communities میں لکھا ہے:

"قوم دراصل ایک خیالی برادری ہے جو ذرائع ابلاغ کے ذریعے اپنے وجود کا احساس حاصل کرتی ہے۔"[4]

یہ نظریہ اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ میڈیا کس طرح قومی تصور کو تشکیل دیتا اور مستحکم کرتا ہے۔ پاکستان کے تناظر میں میڈیا نے ابتدا میں قومی وحدت اور حب الوطنی کو فروغ دینے میں مثبت کردار ادا کیا، مگر وقت کے ساتھ ساتھ تجارتی مفادات، سیاسی وابستگیاں، اور ادارتی دباؤ نے اس کردار کو مسخ کر دیا۔ میڈیا نے مخصوص سیاسی جماعتوں یا قومی گروہوں کے حق میں بیانیے تشکیل دیے جنہوں نے معاشرتی تقسیم کو بڑھایا۔ ڈاکٹر طاہر مسعود کے مطابق:

"میڈیا کے ادارے جب خبر کو نظریاتی چشمے سے دیکھنے لگتے ہیں تو وہ خبر نہیں بلکہ تشہیر بن جاتی ہے، اور یوں بیانیہ تعصب میں بدل جاتا ہے۔"[5]

اقلیتوں کی نمائندگی اور میڈیا کا تعصبی رویہ: میڈیا کی سب سے بڑی اخلاقی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ معاشرے کے تمام طبقات کی منصفانہ نمائندگی کرے۔ مگر بدقسمتی سے مذہبی و قومی اقلیتوں کے حوالے سے میڈیا اکثر تعصبانہ رویہ اپناتا ہے۔ پاکستانی میڈیا میں اقلیتوں کی خبری کوریج عمومی طور پر منفی یا محدود دائرے میں رہتی ہے۔ زیادہ تر خبریں مذہبی تنازعات، تشدد یا جرائم سے متعلق ہوتی ہیں، جبکہ اقلیتوں کی مثبت سماجی، تعلیمی، یا ثقافتی سرگرمیوں کو نمایاں نہیں کیا جاتا۔ انگلش محققہ گیٹریڈ وان ڈرل نے اپنی تحقیق Media and Minorities میں لکھا:

"When minorities appear in mainstream media, they are often framed as problems rather than participants insociety" [6]

---

[3] Mehdi Hassan, *Mass Media in Pakistan* (Lahore: Oxford University Press, 2013), 112.

[4] Gertrude Van Drielm, *Media and Minorities* (London: Routledge, 2010), 42.

[5] طاہر مسعود، صحافت اور نظریہ (کراچی: جامعہ کراچی، 2015)، 89۔

Tahir Masood, Sahafat aur Nazriya (Karachi: Jamia Karachi, 2015), 89.

اسی طرح پاکستانی محقق فرید پراچہ کے مطابق:

"میڈیا میں اقلیتوں کی تصویر کشی میں غیر محسوس تعصب پایا جاتا ہے جو قومی بیانیے کو یک رخی بناتا ہے۔"[7]

یہ رویہ معاشرتی ہم آہنگی کو کمزور کرتا ہے اور مذہبی تفریق کو فروغ دیتا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا، اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ[8]

ترجمہ: یعنی کسی قوم کی دشمنی تمہیں انصاف سے نہ روکے، انصاف کرو کہ یہی تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔

میڈیا اگر اس قرآنی ہدایت کو بنیاد بنائے تو وہ معاشرے میں انصاف، رواداری، اور ہم آہنگی کو فروغ دے سکتا ہے۔

میڈیا اور سیاسی و مذہبی مفادات

میڈیا کی غیر جانبداری اس وقت متاثر ہوتی ہے جب وہ مذہبی یا قومی بیانیے کے ساتھ سیاسی مفادات کو جوڑ دیتا ہے۔ ریاستی ادارے، سیاسی جماعتیں، اور مذہبی تنظیمیں میڈیا کو اپنی پالیسیوں کے لیے بطور ہتھیار استعمال کرتی ہیں۔ چومسکی اور ایڈورڈ ہرمن نے اپنی مشہور تصنیف Manufacturing Consent میں لکھا:

"Mass media serve as a system for communicating messages and symbols to the general populace, to inculcate values and beliefs that integrate individuals into the institutional structures of society"[9]

یہ اقتباس میڈیا کے طاقت کے ڈھانچے سے تعلق کو ظاہر کرتا ہے۔ جب میڈیا طاقتور طبقات کا نمائندہ بن جاتا ہے تو وہ عوام کی آواز کھو دیتا ہے۔ پاکستان میں میڈیا اکثر ریاستی بیانیے کے ساتھ ہم آہنگ رہتا ہے، خصوصاً مذہبی یا قومی سلامتی سے متعلق معاملات میں۔ اس عمل سے ایک ایسا قومی بیانیہ تشکیل پاتا ہے جو "دوسروں" یعنی اقلیتوں، مخالف سیاسی گروہوں، یا غیر ہم خیال مذہبی طبقوں کو غیر محب وطن یا غیر مذہبی ظاہر کرتا ہے۔

قرآنی تناظر میں میڈیا کی اخلاقی ذمہ داری

اسلامی تعلیمات میں ابلاغ کو ایک امانت سمجھا گیا ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے:

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ[10]

ترجمہ: یعنی جس چیز کا تمہیں علم نہیں، اس کے پیچھے مت پڑو۔

یہ آیت صحافت اور میڈیا کے بنیادی اخلاقی اصول کی وضاحت کرتی ہے کہ خبر صرف تب دی جائے جب اس کی صداقت یقینی ہو۔ میڈیا اگر اس نبوی اصول کو بنیاد بنائے تو معاشرتی انتشار، افواہوں، اور مذہبی نفرتوں سے بچا جا سکتا ہے۔ دنیا کے ہر معاشرے میں اقلیتیں ایک منفرد سماجی اور

---

[6] Gertrude Van Driel, *Media and Minorities* (London: Routledge, 2010), 42.

[7] فرید پراچہ، میڈیا اور سماجی انصاف (لاہور: ادارہ ثقافت اسلامیہ، 2018)، 53۔

Farid Pracha, Media aur Samaji Insaf (Lahore: Idarah Sqafte Islamia, 2018), 53.

[8] القرآن 5:8

Al Quran 5:8

[9] Herman, Edward, and Noam Chomsky. *Manufacturing Consent.* New York: Pantheon Books, 1988, p. 2

[10] القرآن 17:36

Al Quran 17:36

ثقافتی حقیقت کے طور پر موجود رہی ہیں۔ یہ اقلیتیں مذہبی، نسلی، لسانی، یا فکری بنیادوں پر اکثریتی آبادی سے مختلف شناخت رکھتی ہیں۔ ان کے ساتھ معاشرتی رویے اس بات کی عکاسی کرتے ہیں کہ ایک قوم اپنے اندر تنوع، برداشت اور انصاف کے اصولوں کو کس حد تک تسلیم کرتی ہے۔ تاہم تاریخ گواہ ہے کہ اکثر معاشروں میں تعصب، امتیاز، اور خارجیت (Exclusion) کے مظاہر اقلیتوں کے ساتھ وابستہ رہے ہیں۔ سماجی ماہرین کے مطابق تعصب ایک ایسا ذہنی اور جذباتی رویہ ہے جو کسی فرد یا گروہ کے بارے میں بغیر حقیقی معلومات کے منفی رائے قائم کرنے پر مبنی ہوتا ہے۔ مشہور سماجی مفکر Gordon Allport نے اپنی تصنیف The Nature of Prejudice میں لکھا:

"Prejudice is an antipathy based upon a faulty and inflexible generalization"[11]

یعنی تعصب ایک ایسا منفی جذبہ ہے جو غلط اور غیر لچکدار عمومی مفروضوں پر قائم ہوتا ہے۔ اقلیتوں کے ساتھ اسی تعصب کی بنیاد پر غیر مساوی سلوک، محرومی، اور بعض اوقات تشدد روا رکھا جاتا ہے۔ اسلامی تناظر میں اگر دیکھا جائے تو قرآنِ کریم نے مساوات، عدل، اور انسانی حرمت کے اصولوں پر زور دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا[12]

ترجمہ: اے لوگو! ہم نے تمہیں مرد اور عورت سے پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو"

یہ آیت انسانی تنوع کو فضیلت نہیں بلکہ پہچان کا ذریعہ قرار دیتی ہے۔

تعصب کا مفہوم اور نفسیاتی بنیاد

تعصب محض سماجی رویہ نہیں بلکہ ایک نفسیاتی رجحان بھی ہے۔ یہ اس وقت جنم لیتا ہے جب انسان اپنے گروہ کو بہتر اور دوسرے گروہ کو کمتر سمجھنے لگتا ہے۔ اس رویے کی وضاحت Henri Tajfel نے Social Identity Theory کے ذریعے کی، جس کے مطابق:

"Individuals derive part of their self-concept from their membership in social groups and seek to maintain a positive social identity" [13]

اس نظریے کے تحت، انسان اپنی شناخت کو اس وقت محفوظ سمجھتا ہے جب وہ "دوسرے" کو کمتر ثابت کر سکے۔ یہی سوچ مذہبی، نسلی، اور ثقافتی تعصبات کی جڑ بنتی ہے۔ جب یہ تعصب ادارہ جاتی (Institutionalized) صورت اختیار کر لے تو اقلیتیں سماجی، معاشی، اور سیاسی سطح پر محرومی کا شکار ہو جاتی ہیں۔

اقلیتوں کا مفہوم اور سماجی حیثیت

لفظ "اقلیت (Minority) " کا اطلاق کسی ایسے گروہ پر ہوتا ہے جو تعداد، طاقت، یا سماجی حیثیت کے لحاظ سے اکثریت کے مقابلے میں کمزور ہو۔ معروف ماہرِ سماجیات Louis Wirth کے مطابق:

"A minority is a group of people who, because of their physical or cultural characteristics, are singled out from others in the society for differential and unequal treatment" [14]

---

[11] Gordon Allport, *The Nature of Prejudice* (Cambridge, MA: Addison-Wesley, 1954), 9.

[12] القرآن 13:49

Al Quran 49:13

[13] Henri Tajfel, *Social Identity and Intergroup Behavior* (European Journal of Social Psychology, 1974), 67۔

[14] Louis Wirth, *The Problem of Minority Groups: The Science of Man in the World Crisis* (New York: Columbia University Press, 1945), 347.

اقلیتیں ہر معاشرے کا لازمی جز ہیں۔ یہ تنوع (Diversity) نہ صرف سماجی حسن کا باعث ہے بلکہ فکری ارتقا کی علامت بھی۔ تاہم اکثر اکثریتی گروہ اقلیتوں کے وجود کو اپنے نظریاتی یا مذہبی تسلسل کے لیے خطرہ سمجھتے ہیں۔ اسی خوف سے وہ بیانیے تشکیل دیتے ہیں جو "ہم" اور "وہ" کے درمیان فاصلے پیدا کرتے ہیں۔ پاکستان میں اقلیتوں کی تعداد تقریباً 4 سے 5 فیصد ہے، جن میں عیسائی، ہندو، سکھ، احمدی، بہائی، اور دیگر مذہبی گروہ شامل ہیں۔ ان کی معاشرتی شرکت اکثر علامتی (Symbolic) سطح تک محدود ہوتی ہے۔ ڈاکٹر انور حسین سید کے مطابق:

"پاکستانی معاشرت میں اقلیتوں کو آئینی مساوات تو حاصل ہے، مگر عملی طور پر انہیں اکثریتی مذہبی اور سماجی بیانیے کے دباؤ کا سامنا ہے"[15]

تعصب کی جڑیں انسانی تاریخ میں بہت گہری ہیں۔ یہ صرف مذہبی بنیادوں پر نہیں بلکہ رنگ، نسل، زبان، اور ثقافت کی بنیاد پر بھی وجود رکھتا ہے۔ قرونِ وسطیٰ میں یورپ میں یہودیوں کے خلاف مذہبی تعصب اور نوآبادیاتی دور میں نسل پرستی اس کی واضح مثالیں ہیں۔ اقلیتوں کے ساتھ امتیاز کا تعلق اقتدار کے توازن سے بھی ہے۔ فرانز فینون نے اپنی کتاب Black Skin, White Masks میں لکھا:

"Prejudice is not merely an individual attitude, but a structure of domination that seeks to define the other as inferior"[16]

تعصب محض ذاتی نفرت نہیں بلکہ اقتداری ڈھانچے کا وہ نظام ہے جو "دوسرے" کو کمتر ثابت کر کے اپنی برتری قائم رکھتا ہے۔ اسی نظریے کے تحت اکثر معاشروں میں اقلیتوں کو سماجی، تعلیمی، یا معاشی طور پر پسِ منظر میں رکھا گیا۔ اسلامی تاریخ میں مگر یہ رجحان مختلف رہا۔ مدینہ کی ریاست میں پیغمبر اسلام ﷺ نے اقلیتوں کے حقوق کو "میثاقِ مدینہ" کے تحت محفوظ کیا۔ اس دستاویز میں واضح طور پر درج ہے کہ

"یہود و مسلم دونوں ایک امت ہیں، اور ان کے مذہبی حقوق و فرائض میں برابری ہو گی"[17]

اسلامی ریاست کی بنیاد تعصب کے بجائے مساوات پر رکھی گئی تھی۔ موجودہ عالمی منظرنامے میں مذہبی اور ثقافتی تعصبات نئے سیاسی و ابلاغی طریقوں سے ظاہر ہو رہے ہیں۔ میڈیا، سوشل میڈیا، اور سیاسی خطابات کے ذریعے اقلیتوں کے خلاف بیانیے عام ہو گئے ہیں۔ مثلاً، بھارت میں ہندو قوم پرستی (Hindutva) کے تحت مسلمانوں کو "دوسرا" قرار دیا جا رہا ہے۔ اسی طرح مغربی دنیا میں اسلاموفوبیا (Islamophobia) ایک بڑھتا ہوا رجحان ہے۔ یہ بیان واضح کرتا ہے کہ جدید معاشروں میں اقلیتوں کے خلاف تعصبات صرف مذہبی نہیں بلکہ فکری اور سیاسی بنیادوں پر بھی پنپتے ہیں۔ پاکستان میں بھی بعض اوقات مذہبی اقلیتوں کے حوالے سے میڈیا اور تعلیمی نصاب میں ایسے رجحانات دیکھے گئے ہیں جو "ہم" اور "وہ" کی تفریق کو بڑھاتے ہیں۔ ڈاکٹر مہدی حسن لکھتے ہیں:

"ریاستی بیانیہ اکثریتی مذہب کی ترجمانی کرتا ہے، جس کے نتیجے میں اقلیتوں کی شناخت اور کردار ثانوی حیثیت اختیار کر لیتے ہیں۔"[18]

اسلام انسانی مساوات، عدل، اور رواداری کا علمبردار مذہب ہے۔ قرآن مجید میں واضح فرمایا گیا:

لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ[19]

ترجمہ: دین میں کوئی جبر نہیں

---

[15] Syed Anwar Hussain, State *and Society in Pakistan* (Karachi: Oxford University Press, 2000), 212.

[16] Fanon, 1952, 92.

[17] Ibn Hisham, Sirat al-Nabi, vol 1, 502.

[18] Mehdi Hassan. *Mass Media in Pakistan*, 2013, 142.

[19] القرآن 2:256

Al Quran 2:256

اسی اصول کے تحت اسلام نے اقلیتوں کے مذہبی آزادی اور سماجی حقوق کی ضمانت دی۔ حضرت عمرؓ کے عہد میں بیت المقدس کے عیسائیوں کے ساتھ ہونے والے "عہدِ امن" میں درج ہے کہ:

"عیسائیوں کی عبادت گاہوں کو نہ گرایا جائے گا، نہ ان کے مذہبی پیشواؤں کو اذیت دی جائے گی"[20]

یہ اسلامی تاریخ کی وہ بنیاد ہے جو جدید انسانی حقوق کے تصورات سے صدیوں پہلے اقلیتوں کے حقوق کو تسلیم کرتی ہے۔ جدید ریاستوں میں تعصب کی سب سے خطرناک صورت ادارہ جاتی تعصب (Institutional Bias) ہے، جو قانون، تعلیم، میڈیا، یا معیشت کے نظام میں سرایت کر جاتی ہے۔ Pierre Bourdieu کے مطابق:

"Social institutions perpetuate inequality not through direct coercion, but by reproducing dominant cultural norms"[21]

ادارے براہِ راست ظلم نہیں کرتے بلکہ غالب ثقافت کو اس طرح پیش کرتے ہیں کہ کمزور طبقے خود کو کمتر سمجھنے لگیں۔ پاکستان میں اقلیتوں کے ساتھ ادارہ جاتی سطح پر امتیاز کے اثرات تعلیم، روزگار، اور سیاسی نمائندگی میں نظر آتے ہیں۔ مثلاً، نصابِ تعلیم میں مذہبی تنوع کو کم نمایاں کیا جاتا ہے، اور اکثر اقلیتوں کی معاشرتی خدمات کو تسلیم نہیں کیا جاتا۔ اسلام، قرآن، اور پیغمبرِ اسلام ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں کوئی بھی معاشرہ اس وقت تک منصفانہ نہیں بن سکتا جب تک وہ اپنے اندر موجود تعصبات کا ادراک نہ کرے اور اقلیتوں کے حقوق کو مساوات کی بنیاد پر تسلیم نہ کرے۔ قرآن کی تعلیم "اعدلوا هو أقرب للتقوى۔ اس امر کی بنیاد فراہم کرتی ہے کہ انصاف ہی حقیقی تقویٰ ہے۔

مذہبی و قومی بیانیے کی تشکیل میں تعصبات اور اقلیتوں کی نمائندگی کا تجزیاتی مطالعہ

میڈیا اور ابلاغی ذرائع آج کے عہد میں محض معلومات کی ترسیل کا ذریعہ نہیں رہے بلکہ یہ سماجی، سیاسی، اور مذہبی تصورات کی تشکیل میں فعال کردار ادا کر رہے ہیں۔ جدید ریاستوں میں میڈیا بیانیہ سازی بنیادی ہتھیار بن چکا ہے جو عوامی رائے، سیاسی ترجیحات، اور مذہبی شعور کو متاثر کرتا ہے۔ میڈیا خود پیغام کی نوعیت طے کرتا ہے۔ مذہبی اور قومی بیانیے معاشروں کے فکری سانچے کی بنیاد ہوتے ہیں۔ ان کی تشکیل میں میڈیا کا کردار دوہرا ہے۔ ایک طرف یہ وحدت، برداشت، اور فکری ہم آہنگی کو فروغ دے سکتا ہے، جبکہ دوسری جانب یہ تعصبات، تقسیم، اور نفرت کو بھی جنم دیتا ہے۔ خاص طور پر اقلیتوں کے حوالے سے میڈیا کا رویہ اکثر جانبدارانہ رہا ہے۔ یہ تحقیق اسی عمل کا تجزیہ کرتی ہے کہ میڈیا، مذہبی و قومی بیانیوں کی تشکیل میں کس طرح تعصبات پیدا کرتا اور اقلیتوں کی نمائندگی کو متاثر کرتا ہے۔

مذہب انسانی معاشروں کے اجتماعی شعور کی بنیاد ہے۔ مذہبی بیانیہ صرف عقائد کی تشریح نہیں کرتا بلکہ سماجی اقدار، اخلاقی اصولوں، اور معاشرتی شناخت کو بھی متعین کرتا ہے۔ تاہم میڈیا جب مذہبی موضوعات کو پیش کرتا ہے تو اکثر مذہب کو ایک نظریاتی ہتھیار کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ پاکستان، بھارت، اور دیگر ترقی پذیر ممالک میں مذہب کی میڈیا نمائندگی ہمیشہ غیر متوازن رہی ہے۔ میڈیا ریاستی نظریے، اکثریتی مذہب اور سیاسی مفادات کے زیرِ اثر مذہب کو بطور آلہ استعمال کرتا ہے، جس سے اقلیتوں کے خلاف بیانیے تشکیل پاتے ہیں۔ اس بیانیے کی تشکیل میں خبر کی ترتیب، الفاظ کا انتخاب، اور تصویری تاثر اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ مذہبی تنازعات میں میڈیا اکثر غیر جانبدار نہیں رہتا۔ مثال کے طور پر کسی

---

[20] Pavlos Niavis, *Reign of the Byzantine Emperor Nicephorus I* (Historical Publications St. D. Basilopoulos, 1987), 609.

[21] Bourdieu, Distinction, 65.

مذہبی اقلیت کے واقعے کو "فرقہ وارانہ تنازعہ" قرار دینا عوامی ذہن میں "دوسرے مذہب" کے بارے میں خوف اور نفرت پیدا کرتا ہے۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ[22]

ترجمہ: یعنی انصاف پر قائم رہو اور گواہی صرف اللہ کے لیے دو۔

میڈیا کے لیے یہ اصول بنیادی اخلاقی معیار فراہم کرتا ہے کہ وہ مذہبی موضوعات پر دیانت داری اور عدل سے کام لے۔ قومی بیانیہ وہ نظریاتی فریم ورک ہے جو کسی ریاست یا قوم کی شناخت، تاریخ، اور اقدار کو تشکیل دیتا ہے۔ میڈیا اس بیانیے کو تقویت دینے کا سب سے طاقتور ذریعہ ہے۔ تاہم یہ بیانیہ اکثر اکثریتی شناخت پر مرکوز ہوتا ہے۔ جب میڈیا ریاستی یا اکثریتی نظریات کے تابع ہو جاتا ہے تو اقلیتوں کی شناخت ثانوی حیثیت اختیار کر لیتی ہے۔ پاکستان کے قومی بیانیے میں اسلام بطور مرکزی عنصر شامل ہے، مگر اس بیانیے میں غیر مسلم شہریوں کی نمائندگی اکثر علامتی سطح تک محدود رہتی ہے۔ ڈاکٹر طاہر مسعود کے مطابق:

"میڈیا اگر نظریاتی فریم ورک کے تابع ہو جائے تو وہ معلوماتی ادارہ نہیں بلکہ نظریاتی آلہ بن جاتا ہے، جو حقیقت کو تعصب کے پردے میں چھپا دیتا ہے۔"[23]

یہی رجحان بھارت، میانمار اور مغرب میں بھی دیکھا جاتا ہے، جہاں مذہبی یا نسلی اقلیتوں کو قومی سلامتی یا ثقافتی یکجہتی کے لیے خطرہ قرار دیا جاتا ہے۔ اس طرزِ فکر سے "ہم" اور "وہ" کا فاصلہ پیدا ہوتا ہے جو تعصب کو ادارہ جاتی صورت دیتا ہے۔ تعصب (Prejudice) محض ذاتی رجحان نہیں بلکہ ایک سماجی و فکری رویہ ہے جو طاقت کے توازن سے جڑا ہے۔ میڈیا جب کسی مذہبی یا قومی گروہ کے خلاف یک طرفہ خبریں نشر کرتا ہے تو وہ ان عمومی مفروضات کو مستحکم کرتا ہے جن پر تعصب قائم ہوتا ہے۔ یہی عمل نظریاتی فریم ورک (Ideological Framing) کہلاتا ہے، جس میں مخصوص الفاظ، منفی تصویریں، اور تکراری خبریں اقلیتوں کے بارے میں مخصوص ذہنی تصور پیدا کرتی ہیں۔ چومسکی اور ایڈورڈ ہرمن اپنی مشہور تصنیف Manufacturing Consent میں لکھتے ہیں:

"The mass media serve as a system for communicating messages and symbols to the general populace… to inculcate values and beliefs that integrate individuals into the institutional structures of society."[24]

اقلیتوں کے حوالے سے میڈیا کی تصویر کشی اکثر منفی یا محدود دائرے میں ہوتی ہے۔ ان کی خبری نمائندگی عام طور پر مذہبی تنازعات، تشدد، یا جرم کے تناظر میں کی جاتی ہے۔ گیرٹ ڈوان ڈریل کے مطابق:

"When minorities appear in mainstream media, they are often framed as problems rather than participants in society." [25]

---

[22] القرآن 135:4

Al Quran 4:135

[23] A. Masood, Y. Masud, S. Mazahir, "Gender differences in resilience and Psychological Distress of Patients with Burns," *Burns* 42 no. 2 (2016): 300-306.

[24] Edward S. Herman, "A Noam CHOMSKY: *Manufacturing consent: the Political Economy of the Mass Media* (1988): 2.

[25] Jan H., Van Driel, Amanda Berry, "Teacher Professional Development Focusing on Pedagogical Content Knowledge," *Educational Researcher* 41, no. 1 (2012): 42.

پاکستانی میڈیا میں بھی یہی رجحان دیکھا گیا ہے۔ ڈاکٹر فرید پراچہ لکھتے ہیں: یہ رویہ معاشرے میں غیر محسوس تعصب پیدا کرتا ہے جو قومی ہم آہنگی کو متاثر کرتا ہے۔ اسلامی اصولِ عدل کے برخلاف، میڈیا کی اس یک رخی سے دوسرے کو اجنبی بنا دیا جاتا ہے۔ قرآن کریم کا فرمان ہے:

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا، اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ [26]

ترجمہ: یعنی کسی قوم کی دشمنی تمہیں انصاف سے نہ روکے، انصاف کرو کہ یہی تقویٰ کے قریب ہے۔

تاریخی طور پر بیانیہ سازی اقتدار کے ساتھ جڑی رہی ہے۔ نوآبادیاتی عہد میں میڈیا اور تعلیمی اداروں کے ذریعے ایسا بیانیہ تشکیل دیا گیا جس نے "برتر" اور "ادنیٰ" قوموں کی درجہ بندی قائم رکھی۔ فرانز فینون کے مطابق:

"Colonialism is not satisfied merely with holding a people in its grip… it turns to the past of the oppressed people and distorts it."[27]

یہی رجحان جدید ریاستوں میں بھی جاری ہے جہاں قومی اور مذہبی بیانیوں کے ذریعے مخصوص شناخت کو مرکزیت اور دوسروں کو حاشیہ پر رکھا جاتا ہے۔ اسلامی معاشروں میں مگر اس کی الٹ مثال ملتی ہے۔ پیغمبرِ اسلام ﷺ نے مدینہ کے میثاق میں یہودیوں، عیسائیوں، اور مشرکین سب کو "امتِ واحدہ" قرار دیا۔ ابن ہشام کے مطابق:

"یہود و مسلم دونوں امتِ واحدہ ہیں، ان کے مذہبی حقوق محفوظ ہوں گے۔"[28]

یہ تاریخی مثال ظاہر کرتی ہے کہ اسلام میں بیانیہ سازی کی بنیاد عدل، مساوات، اور شمولیت (Inclusion) پر تھی نہ کہ تعصب پر۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق انسانی برابری اور عدل ایک فطری اصول ہے۔ قرآن کہتا ہے:

لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ [29]

ترجمہ: دین میں کوئی جبر نہیں۔

یہ آیت مذہبی آزادی کا بنیادی اصول پیش کرتی ہے۔ یہ اصول جدید انسانی حقوق کے تصورات سے صدیوں پہلے اسلامی تعلیمات میں موجود تھے۔ اسلامی نقطۂ نظر سے میڈیا کا فریضہ صرف خبر رسانی نہیں بلکہ حق و عدل کی گواہی ہے۔ میڈیا اگر اس اصول کو بنیاد بنائے تو مذہبی و قومی بیانیے سماجی ہم آہنگی، مساوات، اور امن کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ میڈیا اور ابلاغی ذرائع آج کے دور میں صرف خبر رسانی کا ذریعہ نہیں رہے بلکہ معاشرتی، مذہبی، اور قومی بیانیوں کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ بیانیہ سازی (Narrative Construction) کے ذریعے میڈیا عوامی رائے، مذہبی بیانیہ سازی میں تعصب اور اقلیتوں کی تصویر کشی ایک پیچیدہ مسئلہ ہے۔ یہ عمل نہ صرف سماجی تفرقہ کو فروغ دیتا ہے بلکہ اقلیتوں کو معاشرتی اور سیاسی حاشیے پر دھکیل دیتا ہے۔ یہ تحقیق اس بات کا تجزیہ کرتی ہے کہ کس طرح میڈیا مذہبی اور قومی بیانیوں میں تعصبات پیدا کرتا ہے اور اقلیتوں کی نمائندگی متاثر ہوتی ہے۔ میڈیا بیانیہ سازی کا سب سے طاقتور ذریعہ ہے۔ یہ خبریں، ڈرامے، دستاویزی فلمیں اور

---

[26] القرآن 8:5

Al Quran 8:5

[27] Frantz Fanon, "The Wretched of the," *Earth* 221 (1963): 170.

[28] Salah Zaimeche "Muslim Historians," *Foundation for Science Technology and Civilization* (2007): 18.

[29] القرآن 2:256

Al Quran 2:256

سوشل میڈیا پوسٹس کے ذریعے عوامی رائے پر اثر ڈال سکتا ہے۔ پاکستان کے تناظر میں اکثر مذہبی اقلیتوں کو خبر کی شکل میں صرف تنازعات یا منفی واقعات کے تناظر میں پیش کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر مہدی حسن لکھتے ہیں:

"میڈیا ریاستی نظریے اور مذہبی دباؤ کے اثر میں آ کر اقلیتوں کے خلاف بیانیے تشکیل دیتا ہے، جو حقیقت کے ایک رخ کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتا ہے۔"[30]

مذہبی بیانیے میں تعصب اور اقلیتوں کی تصویر کشی

مذہبی بیانیہ انسانی معاشرے کے اخلاقی اور سماجی ڈھانچے کی بنیاد ہے۔ میڈیا جب مذہبی واقعات یا تنازعات کی رپورٹنگ کرتا ہے تو اکثر غیر جانب دار نہیں رہتا۔ گیٹریڈ وان ڈرل کے مطابق:

"When minorities appear in mainstream media, they are often framed as problems rather than participants in society."[31]

پاکستان میں بھی یہ رجحان نمایاں ہے۔ اقلیتوں کی مثبت سماجی، ثقافتی اور تعلیمی سرگرمیوں کو کم دکھایا جاتا ہے، جبکہ کسی تنازعے میں ان کی تصویر کشی منفی اور یک رخی ہوتی ہے۔ اس طرح میڈیا اقلیتوں کے بارے میں عمومی منفی تاثر قائم کرتا ہے، جو مذہبی اور سماجی تقسیم کو فروغ دیتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا، اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ [32]

ترجمہ: کسی قوم کی دشمنی تمہیں انصاف سے نہ روکے، انصاف کرو کہ یہی تقویٰ کے قریب ہے۔

یہ آیت میڈیا کے لیے بنیادی اخلاقی معیار فراہم کرتی ہے کہ خبر رسانی اور بیانیہ سازی میں انصاف اور غیر جانبداری کو برقرار رکھا جائے۔ قومی بیانیہ کسی قوم کی اجتماعی شناخت اور تاریخی شعور کی بنیاد ہوتا ہے۔ میڈیا اس بیانیے کی تشکیل اور استحکام میں سب سے اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ڈاکٹر طاہر مسعود لکھتے ہیں:

"میڈیا جب خبر کو نظریاتی اور سیاسی زاویے سے پیش کرتا ہے تو حقیقت کی جگہ بیانیہ آگے بڑھتا ہے اور اقلیتیں ثانوی حیثیت اختیار کر لیتی ہیں۔"[33]

پاکستان میں قومی بیانیہ اکثر اکثریتی مذہب اور ثقافت کی ترجمانی کرتا ہے۔ غیر مسلم شہریوں کی نمائندگی محدود یا علامتی سطح پر ہوتی ہے۔ یہی رجحان بھارت، میانمار اور مغربی ممالک میں بھی دیکھا گیا ہے، جہاں اقلیتوں کو "دوسرا" قرار دیا جاتا ہے۔ تاریخی طور پر تعصب اور اقلیتوں کے ساتھ غیر مساوی رویہ انسانی معاشروں میں ایک عام رجحان رہا ہے۔ نوآبادیاتی عہد میں میڈیا اور تعلیمی اداروں نے ایسے بیانیے تشکیل دیے جو اکثریتی گروہوں کو برتر اور اقلیتوں کو کمتر ظاہر کرتے تھے۔ فرانز فینون لکھتے ہیں:

"Colonialism is not satisfied merely with holding a people in its grip… it turns to the past of the oppressed people and distorts it."[34]

---

[30] Mehdi Hassan, *Mass Media in Pakistan*, 112.

[31] Gertrude Van Driel, *Media and Minorities*, 42.

[32] القرآن 8:5

Al Quran 8:5

[33] طاہر مسعود، صحافت اور نظریہ، 89۔

Tahir Masood, Sahafat aur Nazriya, 89.

اس تناظر میں، اقلیتوں کی نمائندگی اکثر تاریخی حقائق کو مسخ شدہ انداز میں پیش کرتی ہے، جس سے سماجی تفرقہ بڑھتا ہے۔ اسلامی معاشرے میں پیغمبر اسلام ﷺ نے مدینہ کے میثاق میں اقلیتوں کے حقوق کو تسلیم کیا۔ ابن ہشام کے مطابق:

"یہود و مسلم دونوں امتِ واحدہ ہیں، اور ان کے مذہبی حقوق محفوظ ہوں گے۔ [35]"

یہ تاریخی مثال ظاہر کرتی ہے کہ اسلامی اصولوں میں بیانیہ سازی عدل، مساوات اور شمولیت پر مبنی تھی۔ اسلامی اور اخلاقی نقطہ نظر اسلام میں انسانی مساوات، عدل، اور رواداری بنیادی اصول ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ [36]

ترجمہ: دین میں کوئی جبر نہیں۔

حضرت عمرؓ کے دور میں عیسائیوں کے ساتھ "عہدِ امن" میں کہا گیا:

"ان کی عبادت گاہیں محفوظ رہیں گی، ان کے مذہبی پیشواؤں کو اذیت نہیں دی جائے گی۔" [37]

آج کے میڈیا اور بیانیہ سازی کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے کہ اقلیتوں کی نمائندگی انصاف اور مساوات کی بنیاد پر ہونی چاہیے۔ قومی و مذہبی بیانیوں کی تشکیل میں میڈیا کا کردار اور اقلیتوں کی نمائندگی میڈیا اور ابلاغی ذرائع آج کے معاشرے میں صرف معلومات کی ترسیل کا ذریعہ نہیں بلکہ قومی اور مذہبی شناخت کی تشکیل میں فعال کردار ادا کرتے ہیں۔ میڈیا بیانیہ سازی (Narrative Construction) کے ذریعے عوامی رائے، مذہبی شعور، اور قومی شناخت کو شکل دیتا ہے۔ قومی اور مذہبی بیانیے معاشرتی ہم آہنگی اور نظریاتی فہم کے لیے ضروری ہیں، مگر میڈیا کی جانب داری یا تعصبات ان بیانیوں میں اقلیتوں کے حوالے سے غیر مساوی رویہ پیدا کر سکتے ہیں۔ ڈاکٹر مہدی حسن لکھتے ہیں:

"میڈیا ریاستی نظریے اور مذہبی دباؤ کے اثر میں آکر اقلیتوں کے خلاف بیانیے تشکیل دیتا ہے، جو حقیقت کے ایک رخ کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتا ہے۔" [38]

پاکستان میں اکثر مذہبی اقلیتوں کو خبری طور پر صرف تنازعات یا منفی واقعات کے تناظر میں پیش کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر طاہر مسعود لکھتے ہیں:

"میڈیا جب خبر کو نظریاتی اور سیاسی زاویے سے پیش کرتا ہے تو حقیقت کی جگہ بیانیہ آگے بڑھتا ہے اور اقلیتیں ثانوی حیثیت اختیار کر لیتی ہیں۔" [39]

---

[34] فرانز فینون، 1963، ص170

[35] ابن ہشام، سیرۃ النبی، 502۔

Ibn Hasham, Siratunabi, 502.

[36] القرآن 2:256

Al Quran 2:256

[37] طبری، تفسیر طبری، 609۔

Tabiri, Tafsir, 609.

[38] Mehdi Hassan, *Mass Media in Pakistan*, 112.

[39] طاہر مسعود، صحافت اور نظریہ، 89۔

Tahir Masood, Sahafat aur Nazriya, 89.

مذہبی بیانیے میں تعصب اور اقلیتوں کی نمائندگی

مذہبی بیانیہ انسانی معاشرے کے اخلاقی اور سماجی ڈھانچے کی بنیاد ہے۔ میڈیا جب مذہبی واقعات کی رپورٹنگ کرتا ہے تو اکثر غیر جانبدار نہیں رہتا۔ گیٹرڈ وان ڈریل کے مطابق:

"When minorities appear in mainstream media, they are often framed as problems rather than participants in society." [40]

پاکستان میں اقلیتوں کی مثبت سماجی اور ثقافتی سرگرمیوں کو کم دکھایا جاتا ہے، جبکہ کسی تنازعے میں ان کی تصویر کشی منفی ہوتی ہے۔ اس سے معاشرے میں عمومی منفی تاثر پیدا ہوتا ہے، جو مذہبی تعصب کو فروغ دیتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَى أَلَّا تَعْدِلُوا، اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى[41]

ترجمہ: کسی قوم کی دشمنی تمہیں انصاف سے نہ روکے، انصاف کرو کہ یہی تقویٰ کے قریب ہے۔

یہ آیت میڈیا کے لیے اصولی رہنمائی فراہم کرتی ہے کہ خبر رسانی میں انصاف اور غیر جانبداری ضروری ہے۔ قومی بیانیہ کسی قوم کی اجتماعی شناخت، تاریخ اور اقدار کی نمائندگی کرتا ہے۔ میڈیا اس بیانیے کو فروغ دینے میں مرکزی کردار ادا کرتا ہے۔ ڈاکٹر مہدی حسن لکھتے ہیں:

"ریاستی میڈیا بیانیہ اکثر اکثریتی مذہب اور سیاسی مفادات کے تابع ہوتا ہے، جس کے نتیجے میں اقلیتوں کی تصویر ثانوی اور محدود رہتی ہے۔"[42]

پاکستان میں قومی بیانیہ اکثر اکثریتی مذہب اور ثقافت کے گرد گھومتا ہے۔ غیر مسلم شہریوں کی نمائندگی علامتی یا سرفراز حد تک محدود رہتی ہے۔ یہی رجحان بھارت، میانمار اور مغربی ممالک میں بھی دیکھا جاتا ہے، جہاں اقلیتوں کو "دوسرا" قرار دیا جاتا ہے۔ تاریخی طور پر تعصب اور اقلیتوں کے ساتھ غیر مساوی رویہ انسانی معاشروں میں ایک عام رجحان رہا ہے۔ نو آبادیاتی دور میں میڈیا اور تعلیمی اداروں کے ذریعے ایسے بیانیے تشکیل دیے گئے جو اکثریتی گروہوں کو برتر اور اقلیتوں کو کمتر ظاہر کرتے تھے۔ اسلامی معاشرے میں پیغمبر اسلام ﷺ نے مدینہ کے میثاق میں اقلیتوں کے حقوق کو تسلیم کیا۔ ابن ہشام کے مطابق:

"یہود و مسلم دونوں امتِ واحدہ ہیں، اور ان کے مذہبی حقوق محفوظ ہوں گے۔"[43]

یہ تاریخی مثال ظاہر کرتی ہے کہ اسلامی اصولوں میں بیانیہ سازی عدل، مساوات اور شمولیت پر مبنی تھی۔ اسلامی اور اخلاقی نقطہ نظر اسلام میں انسانی مساوات، عدل، اور رواداری بنیادی اصول ہیں۔ حضرت عمرؓ کے دور میں عیسائیوں کے ساتھ "عہدِ امن" میں کہا گیا: ان کی عبادت گاہیں محفوظ رہیں گی، ان کے مذہبی پیشواؤں کو اذیت نہیں دی جائے گی۔ یہ اصول آج کے میڈیا اور بیانیہ سازی کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے کہ اقلیتوں کی نمائندگی انصاف اور مساوات کی بنیاد پر ہونی چاہیے۔

نتائج

---

[40] Gertrude Van Driel, *Media and Minorities*, 42.

[41] القرآن 5:8

Al Quran 5:8

[42] Mehdi Hassan, *Mass Media in Pakistan*, 115.

[43] ابن ہشام، سیرۃ النبی، 502۔

Ibn Hasham, Siratunabi, 502.

میڈیا قومی اور مذہبی بیانیہ سازی میں مثبت کردار ادا کر سکتا ہے، اگر وہ عدل اور شفافیت کے اصولوں پر عمل کرے۔ میڈیا کا یک رخی رویہ تعصبات اور اقلیتوں کے خلاف منفی رویے پیدا کرتا ہے۔ قومی اور مذہبی بیانیوں کی تشکیل میں میڈیا نے ایک دوہرا کردار ادا کیا ہے۔ ایک طرف میڈیا معاشرتی ہم آہنگی، فکری شعور اور قومی شناخت کو مضبوط کرنے میں معاون ثابت ہوتا ہے، جبکہ دوسری طرف اس کا یک رخی یا تعصبی رویہ اقلیتوں کے خلاف منفی بیانیے کو فروغ دیتا ہے۔ پاکستان اور دیگر ممالک میں میڈیا اکثر اقلیتوں کو صرف تنازعات یا منفی واقعات کے تناظر میں پیش کرتا ہے، جس سے عوام میں خوف اور نفرت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ تاریخی اور سماجی تجزیے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اقلیتوں کی نمائندگی صرف خبری یا علامتی سطح تک محدود رہ جاتی ہے، جس سے معاشرتی تقسیم اور تعصبات مستحکم ہوتے ہیں۔ نو آبادیاتی دور سے لے کر موجودہ عہد تک، میڈیا نے اکثر اکثریتی مفادات کو ترجیح دی ہے، جس کی وجہ سے اقلیتوں کی مثبت کردار کشی نظر انداز ہوئی ہے۔ اسلامی اور اخلاقی نقطہ نظر کے مطابق میڈیا کا کردار صرف خبر رسانی تک محدود نہیں بلکہ انصاف، مساوات اور رواداری کے اصولوں پر مبنی ہونا چاہیے۔

سفارشات

1. میڈیا ادارے اقلیتوں کی نمائندگی میں انصاف اور غیر جانبداری کو ترجیح دیں۔
2. خبریں اور پروگرام ایسے تیار کیے جائیں جو اقلیتوں کی سماجی، ثقافتی اور تعلیمی خدمات کو اجاگر کریں۔
3. بیانیہ سازی میں نظریاتی یا سیاسی دباؤ کی بجائے انسانی حقوق اور اسلامی اخلاقی اصولوں کو بنیاد بنایا جائے۔
4. میڈیا کی تربیت میں شمولیت، رواداری اور سماجی ہم آہنگی کے اصول شامل کیے جائیں۔
5. تحقیق اور تجزیہ کے ذریعے میڈیا کی جانب داری یا تعصبات کی نگرانی کی جائے تاکہ اقلیتوں کی مثبت نمائندگی یقینی بنائی جا سکے۔